باب 11

حکومتِ پاکستان کے مالیات
(PUBLIC FINANCE OF PAKISTAN)

دورِ جدید میں ہر حکومت اپنے عوام کی فلاح و بہبود اور معاشی ترقی کے لیے انتھک کوشش کرتی ہے تاکہ لوگوں کا معیارِ زندگی بلند ہو۔ دولت چند ہاتھوں میں مرکوز ہونے کی بجائے مساویانہ تقسیم ہو اور ملکی وسائل کو بھرپور استعمال کر کے اس کے ثمرات معاشرے میں ہر انسان تک پہنچ سکیں۔ پاکستان میں بھی مرکزی اور صوبائی حکومتیں 1973 کے آئین کے تحت اپنے فرائض دیانت داری سے سرانجام دے رہی ہیں۔ پاکستان میں چار صوبائی حکومتوں کے علاوہ ایک خود مختار مملکت آزاد کشمیر بھی مرکزی حکومت کے تحت اپنے ترقیاتی و غیر ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنا رہی ہے۔ کام اور فرائض کے لحاظ سے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کا دائرہ اختیارات مختلف ہے۔ مرکزی حکومت ملکی دفاع، کرنسی کے اجراء، مواصلات، بین الاقوامی تجارت اور اُمورِ داخلہ و خارجہ کے متعلق فرائض سرانجام دینے کی ذمہ دار ہوتی ہے اور صوبائی حکومتیں تعلیم، صحت، سماجی فلاح و بہبود، صنعت و حرفت، زراعت، امن و امان برقرار رکھنے کے لیے گوناگوں کوششوں میں مصروف رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ نچلی سطح پر مقامی حکومتیں بھی صوبائی حکومتوں کی زیرِ نگرانی اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ مذکورہ بالا تینوں حکومتوں کو اپنے معاملات کو جاری رکھنے کے لیے مالیات کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس کو وہ مرکزی اور صوبائی بجٹ بنا کر پورا کرتی ہیں۔ زیرِ نظر باب میں حکومت پاکستان کے مالیات اکٹھا کرنے کے ذرائع، اخراجات کی مدات، ٹیکسوں کی اقسام، زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کے بارے میں روشنی ڈالیں گے۔

11.1 پاکستان میں ٹیکسوں کی اقسام (Kinds of Taxes in Pakistan)

دورِ حاضر میں حکومتیں اپنے دفاعی، معاشرتی، اقتصادی، ترقیاتی اور دیگر فرائض سرانجام دینے کے لیے مالیات ٹیکسوں کے ذریعے حاصل کرتی ہیں۔ ٹیکس حکومت کی آمدنی کا سب سے اہم ذریعہ ہوتا ہے۔ اس سے مراد شہریوں کے ذمہ ایسی واجب الادا رقم ہے جو وہ حکومت کی خدمات کے بدلے میں حکومت کے خزانے میں جمع کرواتے ہیں۔ حکومت لوگوں کی موصولہ رقوم کو ملک کے عوام کی فلاح و بہبود اور ان کے وسیع تر مفاد کے لیے خرچ کرتی ہے۔ اس لیے ٹیکس دہندہ ٹیکس دینے کے بدلے میں حکومت سے براہِ راست کوئی مراعات یا فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ پاکستان میں ٹیکس حاصل کرنے کے لیے اہم ذرائع درج ذیل ہیں۔

1۔ براہِ راست ٹیکس (Direct Taxes)

ان ٹیکسوں میں انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس، تحائف ٹیکس، زمین کی پیداوار پر مالیہ وغیرہ شامل ہیں۔ حکومت پاکستان کی کل آمدنی کا 39.5 فیصد حصہ براہِ راست ٹیکسوں سے حاصل ہوتا ہے۔

2- بالواسطہ ٹیکس (Indirect Taxes)

یہ ٹیکس درآمد و برآمد کنندگان، تاجر اور دیگر پیداواری اداروں یا افراد پر لگائے جاتے ہیں۔ ان ٹیکسوں میں کسٹم ڈیوٹی، مرکزی ایکسائز ڈیوٹی، سیلز (بکری) ٹیکس، وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ ان ٹیکسوں کو اشیا کی قیمتوں میں شامل کر کے بوجھ عوام پر منتقل کر دیا جاتا ہے اور

بالآخر یہ ٹیکس صارفین ادا کرتے ہیں۔ حکومتِ پاکستان کو بالواسطہ ٹیکسوں سے 60.5% آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ پاکستان میں ٹیکس نافذ کرنے والا سب سے بڑا اور بااختیار ادارہ مرکزی بورڈ آف ریونیو (Central Board of Revenue) قائم ہے جو وفاقی حکومت کی زیرِ نگرانی اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ مرکزی حکومت جو ٹیکس عائد کرتی ہے ان میں کسٹم ڈیوٹی، مرکزی ایکسائز ڈیوٹی، آمدنی ٹیکس، کاروباری ٹیکس شامل ہیں۔ صوبائی حکومتیں اپنے دائرہ کار میں زمین کی پیداوار کا آبیانہ، پیشہ وارانہ ٹیکس، صوبائی ایکسائز ڈیوٹی، اسٹامپ ڈیوٹی، گاڑیوں پر ٹیکس، لائسنس فیس، ٹول ٹیکس، اور پراپرٹی ٹیکس اکٹھا کرتی ہیں۔ مقامی حکومتیں صوبائی حکومتوں کے ایما پر کارپوریشن، میونسپل کمیٹیاں، ضلعی کونسلیں قائم کرکے محصول چونگی، ٹول ٹیکس وغیرہ اکٹھا کر رہی تھیں جن کو حکومتِ پاکستان نے 2000-1999 میں ختم کر دیا۔

شرح ٹیکس کے حوالے سے ٹیکسوں کی درج ذیل اقسام ہیں۔

1- متناسب ٹیکس (Proportional Tax) 2- متزائد ٹیکس (Progressive Tax)

3- تنزیلی ٹیکس (Regressive Tax) 4- زائد قدری ٹیکس (Value Added Tax)

1- متناسب ٹیکس (Proportional Tax)

اس سے مراد ایسا ٹیکس ہے جو تمام ٹیکس دہندگان سے ایک ہی شرح سے وصول کیا جائے۔ اس طرح کا ٹیکس کم آمدنی اور زیادہ آمدنی والے لوگوں سے ایک ہی شرح سے وصول کیا جاتا ہے، مثلاً دس لاکھ روپے آمدنی پر بھی دس فی صد شرح اور پچاس لاکھ آمدن پر بھی دس فی صد۔

2- متزائد ٹیکس (Progressive Tax)

متزائد ٹیکس سے مراد وہ ٹیکس ہے جو کہ مختلف آمدنی والے افراد سے بڑھتی ہوئی شرح سے وصول کیا جاتا ہے، جوں جوں آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے ویسے ویسے شرح ٹیکس میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ آمدنی میں کمی کے ساتھ ٹیکس کی شرح بھی کم ہو جاتی ہے مثلاً دس لاکھ آمدن پر شرح ٹیکس دس فی صد ہو اور پچاس لاکھ پر پچیس فی صد اور کروڑ روپے پر 40فی صد۔

3- تنزیلی ٹیکس (Regressive Tax)

تنزیلی ٹیکس کی صورت میں شرح ٹیکس میں آمدنی بڑھنے پر کمی آتی جاتی ہے، مثلاً دس لاکھ روپے پر شرح 20فی صد، پچاس لاکھ روپے پر 15فی صد اور کروڑ روپے پر دس فی صد شرح سے ٹیکس عائد کیا جائے تو اسے تنزیلی ٹیکس کہا جاتا ہے۔

4- زائد قدری ٹیکس (Value Added Tax)

یہ ٹیکس اشیا کی پیداوار کے مختلف مراحل پر عائد کیا جاتا ہے، جوں جوں کسی شے کی قدر بڑھتی جاتی ہے، توں توں اس کے ہر مرحلہ میں ٹیکس بڑھتا جاتا ہے۔

11.2 حکومتِ پاکستان کی آمدنی کے ذرائع
(Sources of Revenues of the Federal Government of Pakistan)

حکومت پاکستان کی آمدنی کے اہم ذرائع درج ذیل ہیں۔

1۔ درآمدی و برآمدی محصولات (کسٹم ڈیوٹی) (Custom Duty on Export and Import)

درآمدات اور برآمدات سے حاصل ہونے والی کسٹم ڈیوٹی حکومت پاکستان کی آمدنی کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ یہ محصولات،

اشیا کی بلحاظ مالیت اور وزن لگائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں یہ محصولات بلحاظ وزن چائے، تمباکو، دھاگہ، سیمنٹ، سینما فلم وغیرہ پر لگائے جاتے ہیں جبکہ بلحاظ مالیت کئی اشیا کی درآمد و برآمد شامل ہے۔ سامان تعیشات اور غیر ضروری اشیا پر بھاری ٹیکس عائد کر کے حکومت کثیر رقم اکٹھا کرتی ہے جبکہ روزمرہ کی اشیا پر کسٹم ڈیوٹی معاف ہے۔

2- مرکزی ایکسائز ڈیوٹی (Central Excise Duty)

حکومت پاکستان ملک کی حدود کے اندر پیدا ہونے والی اشیا و خدمات پر ایکسائز ڈیوٹی لگا کر اپنی آمدنی میں اضافہ کرتی ہے۔ حکومت ملکی پیداوار پر ایکسائز ڈیوٹی عائد کرتے وقت بڑی احتیاط سے کام لیتی ہے کیونکہ ان محصولات کا بوجھ بالواسطہ طور پر صارفین (عوام) پر پڑتا ہے۔ دوسری طرف پیداوار کی حوصلہ افزائی کے لیے تاجروں کے مفاد کو بھی مدِ نظر رکھتے ہوئے حکومت ایکسائز ڈیوٹی مقرر کرتی ہے تاکہ عوام کی فلاح و بہبود کے ساتھ پیداواری عمل بھی زور و شور سے جاری رہے۔

3- انکم ٹیکس اور کارپوریٹ ٹیکس (Income Tax and Corporate Tax)

انکم ٹیکس اور کارپوریٹ ٹیکس کی مد سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی حکومتِ پاکستان کے وسائل کا اہم ذریعہ ہے۔ حکومت اس ٹیکس کو عائد کر کے لوگوں سے ان کی آمدنیوں اور پراپرٹی پر متزائد شرح سے ٹیکس لگا کر آمدنی وصول کرتی ہے۔ اسی طرح ملکی کاروباری ادارے، مشترکہ سرمائے کی انجمنیں اور کارپوریشن بھی حکومت کو ٹیکس ادا کر کے وسائل مہیا کرتے ہیں۔

4- بکری ٹیکس (Sales Tax)

بکری ٹیکس ملکی و غیر ملکی اشیا پر نافذ کیے جاتے ہیں۔ حکومت پاکستان بکری ٹیکس کی مد میں معقول آمدنی حاصل کرتی ہے۔ پاکستان میں یہ ٹیکس عام ضروریاتِ زندگی کی اشیا پر لاگو نہیں جبکہ اشیائے تعیشات پر حکومت بھاری مقدار میں بکری ٹیکس نافذ کرتی ہے۔

5- تحفہ ٹیکس (Gift Tax)

تحفہ ٹیکس کا نفاذ پاکستان میں 1963 میں ہوا تھا۔ اس کی کم سے کم شرح 5% اور زیادہ سے زیادہ 30% ہے۔ یہ ٹیکس کسی کو شے تحفہ کے طور پر دینے، زمین کا ہبہ وغیرہ کروانے پر واجب الادا ہوتی ہے۔ یاد رہے تحفہ ٹیکس 20 ہزار روپے تک کی مالیت تک ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔

6- دولت ٹیکس (Wealth Tax)

حکومت دولت ٹیکس کی صورت میں 10 لاکھ سے زائد کی مالیت پر یہ ٹیکس عائد کرتی ہے اور اس کی شرح متزائد ہوتی ہے۔ یہ ٹیکس شہری پلاٹوں اور رہائشی مکانوں پر بھی ایک خاص مالیت کے اوپر لگایا جاتا ہے۔ اس طرح حکومت پاکستان کو اس مد سے بھی وصولیاں حاصل ہوتی ہیں۔

7- وراثت ٹیکس (Estate Duty)

اسٹیٹ ڈیوٹی ایکٹ 1930 میں جاری ہوا جس کے مطابق مرنے والے کی وراثت سے ورثا کو منتقلی کے بعد ایک خاص شرح سے ٹیکس لیا جاتا ہے اس ٹیکس کی نوعیت بھی متزائد ہوتی ہے اور اس کا نفاذ 1947 میں ہوا۔

8- ڈاک، تار، ٹیلی فون کی سہولت (Postal and Telephone Services)

حکومت لوگوں کو ڈاک، تار، ٹیلی فون کی خدمات مہیا کر کے آمدنی حاصل کرتی ہے۔ حکومت پاکستان ان خدمات کے عوض حاصل

ہونے والی آمدنی پر ایک خاص شرح سے ٹیکس لگاتی ہے۔

9- سود کی وصولیاں (Receiving Interest)

حکومت پاکستان صوبائی حکومتوں، میونسپل کمیٹیوں اور کارپوریشنوں کو قرضے جاری کر کے سود حاصل کرتی ہے یہ بھی حکومت کی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

10- املاک اور کاروبار (Property and Business)

حکومت اپنی املاک کرایہ پر دے کر آمدنی حاصل کرتی ہے اور بسا اوقات ان کو بیچ کر کاروبار کرتی ہے اور اپنی آمدنی میں اضافہ کرتی ہے۔

11- دیگر ذرائع (Other Sources)

حکومت پاکستان مذکورہ بالا ذرائع کے علاوہ سول انتظامیہ، کرنسی، ٹکسال، دفاعی خدمات اور نظم و نسق کی بحالی، نیلامی، بیمہ کاری وغیرہ کی خدمات کے عوض بھی آمدنی حاصل کرتی ہے۔

این ایف سی ایوارڈ (NFC Award)

پاکستان کے مالیات اور صوبوں کی قابلِ تقسیم رقوم کا ترمیمی آرڈر مجریہ 2010 جاری کیا گیا، جس نے این۔ایف۔سی 2007 ایوارڈ کی جگہ لی۔ اس NFC ایوارڈ کے مطابق:

1- مالیات کی تقسیم

(الف) حکومتِ پاکستان کے قابلِ تقسیم مالیات وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے جمع کردہ ٹیکسوں بشمول آمدنی ٹیکس، دولت ٹیکس، کیپیٹل گین ٹیکس (Capital Gain Tax)، سیلز ٹیکس، برآمدی ڈیوٹی اور کسٹم ڈیوٹی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ گیس پر عائد ایکسائز ڈیوٹی اور ان کے علاوہ وفاقی حکومت کی طرف سے عائد کردہ ٹیکسوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

(ب) ان رقوم میں ایک فیصد صوبہ خیبر پختونخوا کی حکومت کو دہشت گردی کی جنگ کے نام پر کئے گئے اخراجات پورا کرنے کے لیے دیا جاتا ہے۔ بقایا رقم میں سے 56 فی صد صوبوں کو فراہم کیا جاتا ہے اور 44 فی صد وفاقی حکومت اپنے اخراجات کے لیے رکھتی ہے۔

(ج) صوبوں کو فراہم کردہ 56 فی صد رقوم کی تقسیم درج ذیل قاعدہ کے مطابق ہوتی ہے۔

-1	پنجاب	51.74	فی صد
-2	سندھ	24.55	فی صد
-3	خیبر پختونخوا	14.62	فی صد
-4	بلوچستان	9.09	فی صد
	کل	100	فی صد

11.3 وفاقی حکومت کے اخراجات کی مدات
(Heads of Expenditures of Federal Government)

پاکستان کی مرکزی حکومت درج ذیل مدات پر اخراجات کرتی ہے۔

-1 دفاع (Defence)

دورِ حاضر میں ملکی سالمیت کا دفاع اور بیرونی دشمن طاقتوں اور حملہ آوروں سے ملک کو بچانا ہر حکومت کے لیے چیلنج بن چکا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے پاکستان میں بھی بری، بحری اور ہوائی فوج موجود ہیں جو ہر طرح سے ملک کو دشمنوں سے بچا کر مضبوط دفاع فراہم کرتی ہیں۔ لہٰذا ملکی دفاع کی مد میں اٹھنے والے اخراجات کل مرکزی محاصل کا تقریباً 17.2% ہے جو دفاعی ضروریات مثلاً اسلحہ، جنگی جہاز، آبدوزیں، بارودی مواد، اور افواج کی جنگی تعلیم و تربیت پر اٹھتا ہے۔ اگرچہ دفاع کی مد میں ملکی سالمیت کے لیے ضرورت سے زیادہ اخراجات اٹھانے پڑتے ہیں لیکن اس کے اثرات بہر حال معاشی ترقی پر بھی مرتب ہوتے ہیں کیونکہ مرکزی حکومت کے مجموعی اخراجات کا ایک نمایاں حصہ اس مد میں خرچ ہوتا ہے۔

-2 سود کی ادائیگی (Debt Servicing)

ہر حکومت کی طرح حکومتِ پاکستان بھی اپنے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل اور سالانہ بجٹ کے خسارے کو پورا کرنے کے لیے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سے قرضے حاصل کرتی ہے جس پر اصل رقم کے ساتھ سود کی ادائیگی بھی واجب ہوتی ہے۔ اس وقت پاکستان کا کل بیرونی قرضہ مارچ 2012 میں تقریباً 60.3 بلین ڈالر ہے جس پر 11-2010 میں 8.7 ملین ڈالر سود ادا کیا گیا۔ اس طرح مرکزی حکومت کے اخراجات کی مد میں بیرونی قرضوں اور ان کے اوپر سود کی ادائیگی پر سب سے زیادہ خرچ ہوتا ہے۔

-3 نظم و نسق (Administration)

ملک میں امن و امان قائم کرنے اور نظم و نسق برقرار رکھنے کے لیے مرکزی حکومت کو پولیس، عدلیہ وغیرہ پر اپنے محاصل کا ایک کثیر حصہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ مرکزی حکومت کے اخراجات کا تقریباً 18% حصہ ان مدات پر خرچ ہو جاتا ہے۔

-4 اعانے (Subsidies)

حکومتِ پاکستان کے وہ اخراجات جو اعانے کی صورت میں عام ضرورت کی خوردنی اشیا مثلاً خوردنی تیل، مٹی کے تیل اور دیگر ضروریات زندگی پر اُٹھتے ہیں انہیں اعانے کہتے ہیں۔ یہ اعانے جن مقاصد کے لیے فراہم کیے جاتے ہیں ان میں اشیا پیدا کرنے والوں کے لیے معقول قیمت کی وصولی، پیداوار بڑھانے کے لیے ترغیب اور ان اشیا کی درآمد پر حکومت کے زرِ مبادلہ کا استعمال شامل ہے۔ لہٰذا حکومت عوام کو اشیا سستے داموں فراہم کرنے کے لیے تاجروں کو اعانے کی سہولت مہیا کرتی ہے۔

-5 سماجی و معاشرتی خدمات (Social Services)

حکومتِ پاکستان نے عوام کی فلاح و بہبود کیلئے معاشرتی خدمات مہیا کرنے والے محکمے مثلاً تعلیم و تربیت، صحت، سماجی تحفظ، مذہبی اُمور وغیرہ قائم کر رکھے ہیں جن کی کارکردگی کو موثر بنانے کے لیے ہر سال حکومت کو کثیر رقم ان مدات پر خرچ کرنا پڑتی ہے۔

-6 معاشی خدمات (Economic Services)

مرکزی حکومت نے معاشی خدمات سرانجام دینے والے محکمے مثلاً ذرائع نقل و حمل، خبر رسانی، خوراک و زراعت، آبپاشی، بجلی، گیس، دیہی ترقی وغیرہ قائم کر کے عوام الناس کو معاشی سہولیات فراہم کر رکھی ہیں۔ ان مدات میں حکومتِ پاکستان کے مجموعی محاصل کا ایک

نمایاں حصہ خرچ ہو جاتا ہے۔

-7 ترقیاتی اخراجات (Developmental Expenditures)

مرکزی حکومت ترقیاتی اخراجات سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت کرتی ہے۔ ان اخراجات کی مد میں زراعت، صنعت، پانی، بجلی، ایندھن، معدنیات، مواصلات، مکانات، تعلیم و تربیت، آبادی کی منصوبہ بندی، افرادی قوت وغیرہ شامل ہیں۔ ترقیاتی پروگرام کے تحت بیشتر اخراجات صوبائی حکومتوں کے توسط سے کیے جاتے ہیں۔

-8 اجتماعی خدمات (Community Services)

حکومت معاشرے میں بسنے والے لوگوں کو سڑکیں، شاہراہیں، ٹیلی ویژن اور مواصلات کی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے کثیر اخراجات کرتی ہے۔

پاکستان کی صوبائی حکومتوں کے ذرائع آمدن
(Sources of Revenues of Provincial Governments of Pakistan)

پاکستان میں چار صوبائی حکومتیں پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان قائم ہیں ان کو صوبائی سطح پر اپنے اپنے علاقوں میں سیاسی، انتظامی، اقتصادی اور معاشرتی فرائض سرانجام دینے کے لیے ذرائع آمدن کی ضرورت رہتی ہے۔ لہٰذا صوبائی حکومتیں اپنے وسائل درج ذیل ذرائع سے حاصل کرتی ہیں۔

-1 صوبائی حکومتوں کا وفاقی حکومت کے ٹیکسوں میں حصہ
(Share of Provincial Governments in Federal Taxes)

صوبائی حکومتیں، مرکزی حکومت کے عائد کردہ درآمدی و برآمدی ٹیکس (کسٹم ڈیوٹی) مرکزی ایکسائز ڈیوٹی، انکم ٹیکس، کارپوریشن اور بکری ٹیکس سے حاصل ہونے والی کل آمدنی کا 56% حصہ وفاقی حکومت سے حاصل کر لیتی ہیں۔ اس طرح صوبائی حکومتوں کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ وفاقی حکومت کے نافذ کردہ ٹیکسوں سے ملنے والا حصہ ہوتا ہے۔

-2 صوبائی ایکسائز ڈیوٹی (Provincial Excise Duty)

جن اشیا پر وفاقی حکومت مرکزی ایکسائز ڈیوٹی عائد نہیں کرتی وہاں صوبائی حکومتیں ایکسائز ڈیوٹی نافذ کر کے آمدنی حاصل کرتی ہیں۔ ان اشیا میں دیسی شراب کی تیاری و فروخت پر محصول و لائسنس فیس، درآمد شدہ شراب پر لائسنس فیس، سینماؤں کی ٹکٹوں پر ڈیوٹی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

-3 نظم و نسق کے محکمے (Administration Departments)

صوبائی حکومتوں نے اپنے انتظامی اُمور سرانجام دینے کے لیے مختلف محکمے مثلاً پولیس، جیلیں، عدالتیں وغیرہ قائم کر رکھی ہیں جن پر اخراجات کرنے کے ساتھ ساتھ فیس اور جرمانے کی صورت میں کچھ نہ کچھ آمدنی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس آمدنی کو صوبائی حکومتیں اپنے

محصولاتی ذرائع میں شامل کر لیتی ہیں۔

4- مالیہ زمین (Land Malia)

اس مد میں صوبائی حکومتیں زمین کے مالکان سے زمینوں کی خرید و فروخت، مویشی چرانے کا معاوضہ، زمین کا لگان اور جرمانے وصول کرتی ہیں۔ ان ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی صوبائی حکومت کی ملکیت ہوتی ہے۔

5- آبیانہ (Abiana)

صوبائی حکومتیں کاشتکاروں کو پانی کی بہم رسانی کے لیے نہریں تعمیر کروادیتی ہیں جن سے زمیندار اپنی زمینوں کو سیراب کرتے ہیں۔ لہٰذا حکومت اس سہولت کا معاوضہ کاشتکاروں سے آبیانہ کی صورت میں وصول کرتی ہے۔

6- موٹر گاڑیوں پر ٹیکس (Motor Vehicles Tax)

صوبائی حکومتوں کو گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس، روڈ ٹیکس، ڈرائیونگ لائسنس فیس اور جرمانے کی صورت میں ایک معقول آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ ان مدات سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی صوبائی حکومتوں کے محصولات کا حصہ بنتی ہے۔

7- اسٹام پیپر اور کورٹ فیس (Stamp Paper and Court Fee)

عام لوگ تجارتی لین دین مثلاً زمینوں کی خرید و فروخت، گاڑیوں کی خرید فروخت، عدالتی درخواستوں اور بنکاری معاملات کے لیے اسٹام پیپر اور کورٹ فیس وغیرہ کی خریداری اور ادائیگی کرتے ہیں۔ ان مدات سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی صوبائی حکومتوں کی ملکیت ہوتی ہے جسے وہ عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرتی ہیں۔

8- حکومتی رجسٹریشن فیس (Government Registration Fee)

اس مد میں دستاویزات کو رجسٹرڈ کرانے کی فیس، زمینوں کی دستاویزات کی نقل حاصل کرنے کی فیس وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔

9- معاشرتی خدمات کے محکمے (Departments For Social Services)

صوبوں میں صحتِ عامہ، تعلیمِ عامہ کے محکمے جو معاشرتی خدمات مہیا کرتے ہیں۔ صوبائی حکومت ان کا معاوضہ وصول کرتی ہے۔ ان خدمات کا معاوضہ اگرچہ معمولی ہوتا ہے لیکن مذکورہ محکموں کو موثر طور پر چلانے کے لئے یہ معاوضہ ضروری ہوتا ہے۔

10- متفرق ذرائع آمدن (Miscellaneous Sources of Revenues)

ان میں درج ذیل مدات شامل ہوتی ہیں۔

i- صوبائی حکومتیں مختلف اداروں مثلاً میونسپل کمیٹیوں، کارپوریشنوں اور مختلف سکیموں کے تحت لوگوں کو قرضے جاری کرتی ہیں۔ ان پر سود حاصل کرتی ہیں۔ یہ رقوم بھی صوبائی حکومتوں کے محاصل میں شامل ہوتی ہیں۔

ii- مرکزی حکومت ناگہانی آفات کے پیشِ نظر جو عطیات، سیلابوں، زلزلے، بیماریوں، قحط سالی وغیرہ کی تلافی کے لیے صوبائی حکومتوں کو فراہم کرتی ہیں۔ یہ بھی صوبائی حکومتوں کی آمدنی میں شمار ہوتے ہیں۔

iii- صوبائی حکومتیں تفریحی ٹیکس، بجلی کے استعمال پر ٹیکس، پٹرول پر ٹیکس، ہوٹلوں کے کھانوں پر ٹیکس وغیرہ کی مدات سے بھی آمدنی

حاصل کرتی ہیں۔

iv۔ صوبائی حکومتوں کو زراعت، ماہی گیری، پرورشِ حیوانات، مواصلات، عمارتی لکڑی، ایندھن وغیرہ کی فروخت اور نگرانی سے بھی معقول آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

پاکستان کی صوبائی حکومتوں کے اخراجات کی مدات
(Heads of Expenditures of Provincial Governments of Pakistan)

صوبائی حکومتوں کے اخراجات کی اہم مدات درج ذیل ہیں۔

1- سول انتظامیہ کے محکمے (Departments of Civil Administration)

صوبائی حکومتیں اپنے اپنے صوبوں میں نظم و نسق برقرار رکھنے کے لیے مختلف محکمے مثلاً پولیس، عدالتیں، جیلیں وغیرہ قائم کر کے اپنی آمدنی کا بیشتر حصہ ان کے انتظام و انصرام پر خرچ کر دیتی ہیں۔ اس طرح صوبائی حکومتوں کے اخراجات کی سب سے بڑی مد ان محکموں کی دیکھ بھال پر خرچ ہو جاتی ہے۔

2- دیگر محکمے (Other Departments)

صوبائی حکومتیں اپنے محصولاتی ذرائع اکٹھا کرنے کے لیے کچھ محکمے قائم کرتی ہیں۔ ان محکموں کے عملے کی تنخواہوں اور محکموں کے انتظام پر اٹھنے والے اخراجات بھی صوبائی حکومتوں کے اخراجات کی بڑی مدات میں شامل ہوتے ہیں۔

3- سود کی ادائیگی (Payment of Interest)

صوبائی حکومتیں جو قرضے مرکزی حکومت یا دیگر اداروں سے حاصل کرتی ہیں۔ ان پر سود کی ادائیگی کرنا پڑتی ہے۔ اس طرح سود کی ادائیگی کی شکل میں خرچ کیا جانے والا روپیہ بھی صوبائی حکومتوں کے اخراجات کا حصہ بنتا ہے۔

4- معاشی خدمات کے محکمے (Departments of Economic Services)

صوبائی حکومتوں کو اپنی آمدنی کا بڑا نمایاں حصہ آبپاشی، زراعت، مواصلات، سول ورکس، خبر رسانی، تعلیم، صحت عامہ، سائنس کی ترقی، ریٹائرڈ ملازمین کی پنشنوں کی ادائیگی وغیرہ پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔

11.4 نظام زکوٰۃ (System of Zakat)

زکوٰۃ کے لفظی معنی پاکیزگی اور نشوونما کے ہیں۔ اس کے علاوہ پاک صاف ہونا، بڑھنا بھی اس کے لغوی معنوں میں آتا ہے۔ پاکیزگی اور پاک صاف ہونا سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس مال و دولت پر زکوٰۃ فرض کی ہے اسے اگر خلوص دل اور نیک نیتی سے ادا کر دیا جائے تو وہ مال و دولت ہر طرح سے پاک صاف اور پاکیزہ ہو جاتی ہے، جبکہ نشوونما اور بڑھنا سے مراد یہ ہے کہ مستحقین میں زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال و دولت میں برکت پیدا ہوتی ہے اور اس میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ دینی اصطلاح میں زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے جو ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے اس کی ادائیگی سے ایثار، قربانی، ہمدردی اور سخاوت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس سے معاشرے کے مفلس لوگوں کی کفالت ہوتی ہے۔ اس طرح معاشرے میں نفرت و انتقام کی بجائے ہمدردی و احترام، باہمی بھائی چارے اور محبت کا جذبہ

فروغ پاتا ہے۔ قرآن پاک میں اکثر مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے۔

سورۃ بقرہ میں ارشاد ربانی ہے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۴۳ (البقرۃ:۴۳)

ترجمہ: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جا سکتا ہے کہ جب بھی کسی نے حضور ﷺ سے اسلام کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اعمال میں سب سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ قرآن پاک میں زکوٰۃ کی رقم درج ذیل مستحقین پر خرچ کرنے کا حکم آیا ہے۔

i۔	فقرا	ii۔	مساکین	iii۔	عاملین (زکوٰۃ اکٹھا کرنے والا عملہ)
iv۔	تالیف قلب	v۔	فی الرِّقاب	vi۔	غارمین (قرض دار)
vii۔	فی سبیل اللہ	viii۔	ابن السبیل		

اگر کسی معاشرہ میں زکوٰۃ کا نظام مستحکم اور اس کی ادائیگی کے صحیح طریقے موجود ہوں تو اس سے غربت اور افلاس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور معاشرے میں باہمی تعاون کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔

11.5 نظامِ عشر (System of Usher)

عشر کے لغوی معنی دسواں حصہ کے ہیں۔ فلاحی اصطلاح میں عشر سے مراد زرعی پیداوار کی زکوٰۃ ہے جو زمین کے مالکان ادا کرتے ہیں اور موصولہ رقوم غربا میں تقسیم کی جاتی ہے۔

پاکستان میں مارچ 1983 میں زرعی پیداوار پر عشر کی وصولی کا نظام نافذ کیا گیا تھا جس میں عشر کی رقم زرعی پیداوار جو قدرتی ذرائع سے کاشت ہونے والی زمینوں کی پیداوار کا 10 فیصد جبکہ مصنوعی ذرائع سے آبپاشی کی جانے والی پیداوار سے 5% عشر وصول کیا جانا طے ہوا۔ عشر کی رقم اس علاقے کے مستحقین میں تقسیم کر دی جاتی ہے تاکہ اس سے علاقے کے غریب اور مفلسین کی مدد ہو سکے۔

11.6 انفاق فی سبیل اللہ (Charity)

دین اسلام حق ملکیت پر کچھ ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ ان ذمہ داریوں میں زکوٰۃ اور عشر کے علاوہ، مزید رضا کارانہ قربانی اور ایثار کا مطالبہ کرتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ امداد غریبوں کو بہم پہنچانا ہے یہ زائد مگر رضا کارانہ ادائیگی انفاق فی سبیل اللہ کے زمرے میں ہے۔

سورۃ آلِ عمران (آیت 92) میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ "تم ہرگز نیکی نہ حاصل کرو گے جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہوں راہ خدا میں خرچ نہ کرو"۔

انفاق فی سبیل اللہ کا بنیادی مقصد دولت کا چند ہاتھوں میں ارتکاز روک کر معاشرے کے تمام لوگوں تک مساویانہ پہنچانا اور باہمی اتحاد و بھائی چارے کی فضا قائم کرنا ہوتا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ خالصتاً ایک رضا کارانہ عمل ہے جس کا مقصد ناداروں، بیوہ عورتوں،

ہمسائیوں اور دیگر مستحقین کی مالی امداد کرنا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ یہ درس دیتا ہے کہ صاحب حیثیت پر لازم ہے کہ وہ ضرورت مند اور مفلس افراد کی مدد کریں اور پھر جو لوگ مالی اعانت کریں وہ احسان نہ جتائیں وگرنہ نیکی ضائع ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ بطور آلہ ذرائع آمدن اور معاشرتی انصاف

(Zakat, Usher and Charity as Instrument of Revenues and Social Justice)

زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کی مدات سے حاصل ہونے والی آمدنی حکومت کے ذرائع آمدنی کا حصہ بنتی ہیں۔ متذکرہ اسلامی ذرائع آمدن اسلامی حکومتیں لوگوں سے اکٹھا کر کے حاجت مندوں اور مفلسوں میں تقسیم کر کے معاشرے میں سماجی انصاف اور بھائی چارے کی فضا قائم کرتی ہیں۔ دولت کے ارتکاز کو چند ہاتھوں میں جانے کی بجائے گردش زر پر زور دیتی ہیں۔ اسلامی حکومت میں زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کے موثر انتظام اور تقسیم کی بدولت درج ذیل اثرات معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں۔

1۔ دولت کی منصفانہ تقسیم (Fair Distribution of Wealth)

دورِ حاضر میں زیادہ تر ترقی پذیر ممالک دولت کی غیر مساویانہ تقسیم کے مسئلہ سے دوچار ہیں۔ معاشرہ اقتصادی اعتبار سے نہایت امیر اور نہایت غریب گروہوں میں بٹا ہوا ہوتا ہے، امیر طبقہ عیش وعشرت اور پُروقار طریقے سے زندگی گزارتا ہے اور غریب طبقہ بھوک، افلاس اور تنگ دستی کا شکار ہے۔ اس طرح دولت سے محروم لوگوں کے اندر دولت مندوں کے لئے حسد، کینہ اور انتقام جیسے مکروہ احساسات جنم لیتے ہیں لیکن اسلام کے معاشی نظام کی بدولت زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعے دولت کی غیر مساویانہ تقسیم کا علاج کیا جاتا ہے چونکہ اسلامی احکامات کی رو سے صاحب نصاب پر مقررہ شرح سے زکوٰۃ فرض کی گئی ہے اس کے علاوہ زرعی پیداوار سے عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کی مد سے امدادی رقوم لیکر غریبوں اور ضرورت مندوں کو دی جاتی ہیں۔ اس طرح دولت خودبخود امیر طبقہ سے نکل کر دولت سے محروم طبقے کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور گروہی طبقات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ معاشرے میں اقتصادی ناہمواریاں ختم ہو جاتی ہیں اور معیشت میں اعتدال و استحکام کی فضا پروان چڑھتی ہے۔

2- غربت کا خاتمہ (Poverty Alleviation)

اسلامی معاشرہ زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کی بدولت معاشرے سے غربت اور افلاس کا خاتمہ کر دیتا ہے اور جس معاشرے میں بوڑھے، نادار، بے روزگار، حاجت مند، اپاہج اور مقروض لوگوں کو نظرانداز کیا جاتا ہے ان میں زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کے نظام کے ذریعے خوشیاں بانٹتا ہے اور متذکرہ افراد کی کفالت کا ذمہ لیتا ہے جس سے معاشرے میں مروت، احساس، تعاون اور ہمدردی کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔ معاشرہ غربت اور افلاس جیسی برائیوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو عزت کی زندگی گزارنے کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کے تحت اکٹھی کی ہوئی رقوم غریبوں، مسکینوں اور حاجت مندوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کر کے ایک اسلامی فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

3۔ بے روزگاری کا علاج (Solution of Unemployment)

زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کا بنیادی مقصد دولت کا چند ہاتھوں میں ارتکاز روک کر معاشرے کے تمام لوگوں تک منتقل کرنا ہے تاکہ دولت کے ذخائر امراء سے نکل کر غرباء کی طرف منتقل ہوں اور دولت کی مساویانہ تقسیم سے معیشت میں عدل و انصاف قائم ہو۔ دولت

سے محروم طبقہ کو زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ سے جب مالی امداد ملتی ہو تو وہ نہ صرف مشکلات سے نکلتا ہے بلکہ وہ کاروبار کر کے باعزت زندگی بھی گزارتے ہیں اور انہیں اپنی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو آزمانے کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح معیشت میں پیداواری شعبے ترقی کی طرف گامزن ہوتے ہیں اور غربت و بے روزگاری جیسی لعنتوں کا معاشرے سے خاتمہ ہو جاتا ہے۔

4۔ باہمی اخوّت اور بھائی چارا (Brotherhood and Cooperation)

زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کی بدولت معاشرے میں باہمی اتحاد اور بھائی چارہ کی فضا قائم ہو جاتی ہے۔ جب امیر طبقہ اپنی آمدنیوں سے غریب لوگوں کو زکوٰۃ، عشر یا انفاق فی سبیل اللہ کی مدات میں سے مالی مدد کرتا ہے تو غریب لوگ دولت مندوں کو محبت اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان میں شکر گزاری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور یوں پورے معاشرہ میں اخوت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ بے روزگار لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم ہوتے ہیں اور جب انہیں پیٹ بھر کر کھانے کو ملتا ہے تو وہ جرائم سے اجتناب کرتے ہیں۔ اس طرح غربت کے خاتمے سے روزگار کے مواقع بڑھتے ہیں اور معیشت ترقی کی طرف گامزن ہوتی ہے۔

5- دفینوں کا علاج (Solution of Hoardings)

زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ سے لوگوں میں دولت کو دفینوں کی صورت میں رکھنے کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے. کیونکہ اسلامی احکامات کی رو سے دفینوں کی صورت میں رکھی جانے والی دولت یا اشیا پر زکوٰۃ نافذ العمل ہوتی ہے۔ اس لیے لوگ دولت کی اشکال کو دفینوں کی صورت میں رکھنے کی بجائے کاروبار میں لگا لیتے ہیں۔ اس طرح نہ صرف لوگوں کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ملک میں پیداواری مواقع بڑھ جاتے ہیں۔ بے روزگاروں کو روزگار ملتا ہے اور غریب لوگوں کو بھی زندگی کی خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔

6- فضول خرچی کی حوصلہ شکنی (Discouragement of Extravagence)

اسلامی معاشرے میں زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کی بدولت لوگوں میں فضول خرچی اور اسراف جیسی برائیاں جنم نہیں لیتیں۔ کیونکہ زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کی مد میں ادائیگی کرنے کے بعد لوگوں کے پاس اس قدر بے تحاشا دولت باقی نہیں رہتی کہ وہ اسے بغیر سوچے سمجھے پُرتکلف دعوتوں اور اشیائے تعیشات کی خریداری پر خرچ کر سکیں۔ اس طرح معاشرے میں کفایت، میانہ روی اور اعتدال کی خوبیاں پروان چڑھتی ہیں اور معاشرہ مجموعی طور پر ترقی کرتا ہے۔

7- سرمائے کی گردش میں اضافہ (Increase in Circulation of Capital)

زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کی بدولت ملکی دولت سرمایہ کاری مقاصد میں تیزی سے گردش کرتی ہے۔ جس سے ہر شخص کو اس کی ضرورت کی رقم مل جاتی ہے جس کے ساتھ وہ کاروبار کر کے عزت کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ چونکہ اسلامی معاشرہ میں دولت کا ذخیرہ کرنا منع ہے اس لیے جب لوگ متذکرہ مدات میں رقم مستحقین میں بانٹتے ہیں تو دولت اشیائے پیداواری کے مقاصد میں استعمال ہوتی ہے اور سرمایہ پوری معیشت میں تیزی سے حرکت کرتا ہے۔ ملکی پیداوار بڑھ جاتی ہے اور لوگوں کو معقول روزگار اور اچھی زندگی گزارنے کا موقع ملتا ہے۔

8- معیشت کا پھیلاؤ (Expansion of Economy)

زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کی بدولت معاشرے کو ایک معتدل معاشی نظام نصیب ہوتا ہے جس کے ذریعے غربت و افلاس کا

خاتمہ، ارتکاز دولت کا موثر علاج، غریب کی عزت نفس کا تحفظ، معاشرتی برائیوں کا خاتمہ اور باہمی اخوت و بھائی چارے کی فضا پروان چڑھتی ہے۔ بے روزگار لوگوں کو روزگار کے مواقع ملتے ہیں۔ دولت سے محروم لوگ لوٹ مار کی زندگی کی بجائے محنت اور عزت کی زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ با کفایت صرف اور سرمایہ کاری کی بدولت ملکی پیداواری یونٹوں کی صلاحیت بڑھتی ہے اور معاشی ترقی کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔

مشقی سوالات

سوال 1: نیچے دیئے گئے ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات میں سے دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

-1 درج ذیل میں سے ایک صوبائی حکومت کی آمدنی کا حصہ نہیں ہے۔

الف۔ موٹر گاڑیوں پر ٹیکس ب۔ آبیانہ

ج۔ تفریحی ٹیکس د۔ انکم ٹیکس

-2 مرکزی حکومت کے اخراجات کی مد میں کس کا حصہ زیادہ ہے؟

الف۔ سود کی ادائیگی ب۔ نظم و نسق

ج۔ معاشی خدمات د۔ دفاع

-3 درج ذیل میں سے کس صورت میں ٹیکس کا بوجھ دوسروں پر منتقل کیا جا سکتا ہے؟

الف۔ براہِ راست ٹیکس ب۔ پراپرٹی ٹیکس

ج۔ انکم ٹیکس د۔ بالواسطہ ٹیکس

-4 اسٹیٹ ڈیوٹی ایکٹ کب نافذ ہوا؟

الف۔ 1947 ب۔ 1955

ج۔ 1950 د۔ 1952

-5 مصنوعی ذرائع سے آبپاشی کی جانے والی زمین پر کتنا عشر وصول کیا جاتا ہے؟

الف۔ 2.5% ب۔ 5%

ج۔ 7.5% د۔ 10%

سوال 2: درج ذیل جملوں میں دی گئی خالی جگہیں پُر کریں۔

-1 پاکستان میں ٹیکس نافذ کرنے والے سب سے بڑے ادارے کا نام .... ہے۔

-2 تحفہ ٹیکس کا نفاذ پاکستان میں .... میں ہوا۔

-3 پاکستان کا کل بیرونی قرضہ .... بلین ڈالر ہے۔

-4 زکوٰۃ کے لفظی معنی .... کے ہیں۔

-5 .... مرکزی حکومت کے وصول کردہ ٹیکسوں میں سے اپنا حصہ لیتی ہیں۔

سوال 3: کالم (الف) اور کالم (ب) میں دیئے گئے جملوں میں مطابقت پیدا کر کے دُرست جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
تحفہ ٹیکس	حکومتی رعایات	
ملکی اشیا پر ٹیکس	واجب الادا ادائیگی	
اعانے	براہ راست ٹیکس	
ہوٹلوں کے کھانے پر ٹیکس	بکری ٹیکس	
انفاق فی سبیل اللہ	صوبائی حکومت کی وصولی	
	رضا کارانہ قربانی	
	مرکزی حکومت کی وصولی	

سوال 4: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجئے۔

-1 صوبائی حکومت کی ایکسائز ڈیوٹی کیا ہے؟
-2 مرکزی حکومت کے اخراجات کی مدات کے نام لکھیں۔
-3 صوبائی حکومت کی آمدن کے ذرائع کے نام لکھیں۔
-4 صوبائی حکومتوں کی معاشرتی خدمات کے محکموں کے نام لکھیں۔
-5 عشر سے کیا مراد ہے؟

سوال 5: درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے تحریر کریں۔

1۔ براہِ راست اور بالواسطہ ٹیکس میں فرق واضح کریں۔ نیز شرح ٹیکس کے حوالے سے ٹیکسوں کی اقسام لکھیں۔
2۔ وفاقی حکومت کے اہم اخراجات کی تفصیل بیان کریں۔
3۔ صوبائی حکومتوں کے آمدنی کے ذرائع پر نوٹ لکھیں۔
4۔ صوبائی حکومتیں اپنے اخراجات کن کن مدات پر کرتی ہیں؟
5۔ پاکستان میں زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کس طرح معاشرتی انصاف قائم کرنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں؟
6۔ این۔ایف۔سی ایوارڈ 2010 کے تحت مالیات کی تقسیم کیسے ہوتی ہے؟